پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ اور عیسائی اقلیت

(گوجرانوالہ) ممتاز مسیحی رہنما اور فیتھ تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ کے سربراہ بشپ ڈاکٹر میجر (ر) ٹی ناصر نے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کی حمایت کی ہے اور اپنے جریدہ ماہنامہ ''کلام حق'' گوجرانوالہ کے جنوری ۲۰۰۵ء کے شمارہ میں تحریر کیا ہے کہ:

> ''پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کر کے حکومتِ پاکستان نے خود ایک غیر ضروری اور بے کار بحث کا آغاز کر دیا ہے۔ ابھی وردی کا مسئلہ حل نہیں ہوا کہ وزارت داخلہ نے ایک اور مسئلہ کھڑا کر دیا۔ پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ہونے پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ نہ صرف پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود رہے بلکہ اگر ہو سکے تو مسلم اور غیر مسلم پاسپورٹ کا رنگ بھی تبدیل کر دیا جائے۔ مسلمانوں کا پاسپورٹ ''سبز رنگ'' اور مسیحی اقلیت کا پاسپورٹ ''سفید رنگ'' کا ہونا چاہیے۔ دیگر اقلیتیں اپنا رنگ خود تجویز کریں۔ اس تبدیلی کا ہمیں جو فائدہ ہوگا' وہ یہ ہے کہ ہمارے پاسپورٹ کو نہ تو جعلی سمجھا جائے گا نہ اس پر ویزے کو جعلی قرار دیا جائے گا۔ ایک اور فائدہ یہ ہوگا کہ ہم اپنی شناخت جو مخلوط انتخابات میں کھو گئی ہے' دوبارہ حاصل کر سکیں گے۔ ہم جناب کیپٹن (ر) آفتاب احمد خان شیر پاؤ سے درخواست کرتے ہیں کہ پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ تاکہ ہماری شناخت بھی اس کے ساتھ ہی بحال ہو جائے اور ہمارا اعتبار بھی بحال ہو جائے۔ ہم آپ کے تہہ دل سے مشکور ہوں گے۔''

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد، مجلس احرار اسلام کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری اور پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے بشپ ڈاکٹر ٹی ناصر کے اس مطالبہ کا خیر مقدم کیا ہے اور ایک بیان میں کہا ہے کہ اس سے یہ بات ایک بار پھر واضح ہو گئی ہے کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کو حذف کرنے کی کارروائی صرف قادیانیوں کو خوش کرنے کے لیے کی گئی ہے۔ جبکہ ملک کی دیگر اقلیتیں اسے اپنی شناخت کو ختم کرنے کا ذریعہ سمجھ رہی ہیں اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی کے مطالبہ میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو فوری طور پر بحال کر کے اس متفقہ قومی و دینی مطالبے کو پورا کیا جائے۔